جلد ۲۸ | مورخہ ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ | ۲۷ ماہ صلح ۱۳۱۹ ہش یوم شنبہ | ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰

قادیان میں چھٹا اجتماعی یوم عمل

سات ہزار مکعب فٹ مٹی ڈال کر دس فٹ چوڑی ڈیڑھ فٹ اونچی اور پانچسو فٹ لمبی سڑک تیار کی گئی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے جماعت کے سامنے بارہا ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے احمدیوں کو نہ صرف اپنے گھروں میں اپنے ذاتی محنت و مشقت کے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بلکہ اجتماعی طور پر رفاہِ عام کے کاموں کے سرانجام دینے میں حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ اس طرح مل کر کام کرنے سے ایک تو چھوٹے بڑے کا امتیاز مٹ جائے۔ دوسرے نوجوانوں کو کسی قسم کا محنت و مشقت کا کام کرنے میں حجاب نہ رہے۔ اور وہ عار محسوس نہ کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے اپنی جماعت میں یہ بات پیدا کرنے کی جس قدر خواہش رکھتے ہیں۔ اس کا پتہ ایک طرف تو ان ارشادات سے لگ سکتا ہے جو اس وقت تک حضور کئی بار فرما چکے اور اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور دوسری طرف حضور کا یہ اسوہ حسنہ راہنمائی کر رہا ہے کہ باوجود بے حد مصروفیات کے اور باوجود ضعف و نقاہت کے حضور بذاتِ خود مشقت کے کام میں شرکت فرما چکے ہیں۔ یعنی حضور اپنے ہاتھ میں کدال لے کر مٹی کھودنے۔ اور ٹوکری اٹھا کر ایک سڑک پر ڈالنے میں اپنے خدام کے ساتھ شریک رہے ہیں۔ حضور کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے افراد حضرت میرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت میرزا شریف احمد صاحب۔ صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر صاحبزادگان نیز جماعت احمدیہ کے دوسرے بزرگ مثلاً حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر اعلےٰ۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ جناب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال وغیرہ بھی اجتماعی کام میں کئی بار حصہ لے چکے ہیں جس کا انتظام مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ ہر دوسرے ماہ کرتی رہتی ہے۔

اس سال کا چھٹا یوم عمل آج ۲۵۔ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو منایا گیا۔ جبکہ مٹی ڈال کر ہموار کرنے کے لئے وہ سڑک تجویز کی گئی۔ جو ستارہ ہوزری ورکس کے سامنے سے گزرتی ہے۔ اس مقام پر برسات کے دنوں میں اس قدر پانی جمع ہو جاتا ہے کہ سارا سال سوکھنے میں نہیں آتا۔ اور گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا موجب بنا رہتا ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں گزشتہ سے پیوستہ سال چند بار پہلے بھی مٹی ڈالی جا چکی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بھی اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالتے رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے کارکنوں نے حسب معمول تمام احباب کو حلقہ وار دس دس افراد کے گروپ میں تقسیم کر دیا۔ اور ہر پانچ گروپ لیڈروں پر ایک ایک سرگروہ بنا دیا۔ اور دو روز قبل سرگروہوں اور گروپ لیڈروں کی فہرستیں محلوں میں پہونچا دی گئیں۔ اور پوسٹر کے ذریعہ عام اعلان بھی کر دیا گیا۔ بعض بٹوں سے ٹھیکیدار صاحبان کے ذریعہ کمہاروں کی معہ ان کے گدھوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ کہر کی وجہ سے صبح ۱۰ بجے کے قریب کام شروع ہوا۔ روضہ کے قریب اصحاب مٹی کھودنے پر متعین تھے۔ اور یہ جگہ چونکہ اس مقام سے جہاں مٹی ڈالنی تھی قریباً تین سو فٹ دور تھی۔ اس لئے پچاس پچاس افراد کی پارٹی پچاس پچاس فٹ کے فاصلہ پر کھڑی کر دی گئی۔ تاکہ ٹوکریاں کی ڈاک بندھ سکے۔ اس طرح کام خوش اسلوبی کے ساتھ ہوتا گیا۔ ایک طرف تو یہ سلسلہ جاری تھا۔ اور دوسری طرف گدھوں والے گدھوں پر مٹی لاد لاد کر پانی میں ڈال رہے تھے۔ پونے بارہ بجے کے قریب سستانے کے لئے پندرہ منٹ کام بند کیا گیا۔ پھر بارہ بجے دوبارہ کام شروع ہوا۔ احباب نے اس جوش اور ولولے کے ساتھ کام کیا کہ چند گھنٹوں کے قلیل عرصہ میں اندازاً ۷۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈال کر ۱۰ فٹ چوڑی۔ ڈیڑھ فٹ اونچی۔ اور پانچسو فٹ لمبی سڑک تیار کی گئی۔ دو بجے کے قریب کام ختم کیا گیا۔ سب احباب ایک جگہ جمع ہوئے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔ اور احباب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ اس موقعہ پر حسب معمول فرسٹ ایڈ کا بھی انتظام تھا۔ مگر خدا کے فضل سے کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بیرونجات میں بھی اسی طریق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ

تا اطلاع ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ معرفت، پوسٹ ماسٹر کراچی ہے۔ قادیان آنے والی تمام ڈاک بھی حضور کی خدمت میں پہونچادی جاتی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ صلح ۱۳۱۹ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور لاہور سے کل آٹھ بجے شام کی گاڑی پر کراچی روانہ ہو گئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

افسوس کہ مرزا یعقوب بیگ صاحب ملازم افریقہ کا لڑکا اور مرزا اعظم بیگ صاحب قادیان کا پوتا اکرم بیگ بعارضہ نمونیہ چھ سات روز بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ مرزا عمر بیگ صاحب نے علاج معالجہ کے لئے بہت کوشش کی مگر افسوس کامیابی نہ ہوئی

آئندہ سال ۴۲-۱۹۴۱ء کے بجٹوں کی تشخیص فوراً کی جائے

نظارت بیت المال کی طرف سے آئندہ سال کے بجٹوں کی تشخیص کے لئے تشخیص فارم جماعتوں کو بھجوائے گئے ہیں۔ عہدیداران مال و پریذیڈنٹ صاحبان براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ فوراً تشخیص کر کے بجٹ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ مجلس مشاورت کے موقعہ کے لئے طبع ہونے والے بجٹ میں جماعتوں کے نئے مشخصہ بجٹ درج ہو سکیں۔ بجٹ بعد تکمیل ۱۰ فروری ۱۹۴۰ء تک پہونچ جانے چاہئیں۔ ناظر بیت المال

جماعت ہائے سندھ کے لئے اعلان

تمام جماعت ہائے احمدیہ علاقہ سندھ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تا اطلاع ثانی جو صاحب پراونشل امیر سندھ سے خط و کتابت کرنا چاہیں وہ حسب ذیل پتہ پر کریں۔
۱۴ کوئینس کورٹ وکٹوریا روڈ کراچی۔ خاکسار محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ

درخواست ہائے دعا

(۱) اہلیہ صاحبہ زین العابدین خان صاحب ککی بعارضہ پیچش بیمار ہیں (۲) اہلیہ صاحبہ سید حسام الدین احمد صاحب سونگھڑہ بعارضہ مرگی بیمار ہیں (۳) مرزا عبد الحمید صاحب کلرک بیت المال قادیان کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہیں (۴) فضل محمد صاحب چک ۱۸۵ ریاست بہاولپور کی لڑکی بلقیس بیگم صاحبہ بیمار ہے (۵) چودھری مبارک احمد صاحب پارہ چنار معہ اہلیہ بیمار ہیں۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کی آخری تاریخ

۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۰ء ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرما چکے ہیں۔ کہ چونکہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے بارے میں پورے طور پر اعلان نہیں ہوا۔ اس لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۰ء مقرر کی جاتی ہے۔ اب وہ اصحاب جو خدمت دین کی تڑپ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اور جن کی خواہش ہے کہ ان کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے۔ انہیں تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

پس وہ جماعتیں جن کے وعدے ابھی تک حضور کی خدمت میں پیش نہیں ہوئے۔ یا وہ افراد جو براہ راست اپنے وعدے حضور کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں۔ ان کو ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۰ء تک اپنا وعدہ بھیجدینا چاہیئے کیونکہ اس کے بعد کسی کا وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

راز و نیاز

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

تیری نظر ہے قید کیوں بہ شش جہات میں
آگ لگا دے سوز دل خیرۂ کائنات میں

تیرا تبسم حسیں کوثر و سلسبیل ہے
میرے لئے ہیں جنتیں لاکھوں اسی التفات میں

تیری نگاہ لطف میں راحت دائمی میری
اس کے بغیر دلکشی دن میں ہے کچھ نہ رات میں

تیرے ہر اک سخن میں ہے راز حیات دائمی
جان صداقت و یقین تیری ہر ایک بات میں

عشق گرہ کشا ذرا کھول دے آ کے گتھیاں
پیچ سے پڑ گئے ہیں کچھ سلسلۂ حیات میں

تیری ہو زندگی سبق درس وفا و عشق میں
ایسے نشان چھوڑ جا منزل بے ثبات میں

صوفی تنگ و تیرہ دل تیرا ہے مدعا وہی
تھا کبھی دلفریب جو منظر سومنات میں

ذات بحث سے فائدہ تجھ کو نصیب ہو تو کیوں
تو نے شریک کر لئے غیر بھی جب صفات میں

جس کا دعا سے ہوتا ہے دہر میں ایک انقلاب
کاش میری جگہ بھی ہو اس کی توجہات میں

موت کے غم کے ساتھ ساتھ ہے غم آخرت لگا
ذوق سخن ہے معجزہ ایسے تفکرات میں

مجھ سے نہ پوچھ واعظا دیکھا ہے قادیاں میں کیا
بجلیاں کوندنے لگیں میرے تاثرات میں

حرم خدا نما ہے وہ مدرسۂ وفا و صدق
برق یقیں ہے موجزن اس کی رگ حیات میں

علمیت و الوہیت فلسفہ اور شعریت
احمدیت ہے خود نما اس کی خصوصیات میں

گوہر اب ان سے کیا گلہ وہ نہیں حق شناس اگر
جن کو تنازعات کی فکر ہے محکمات میں

تاریخ اسلام

عبداللہ بن سبا کی بصرہ۔ کوفہ اور مصر میں فتنہ انگیزی

عبداللہ بن سبا المعروف بہ ابن السوداء شہر صنعاء (یمن) کا رہنے والا ایک یہودی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وہ یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کو دولت خوب حاصل ہوتی ہے۔ اور یہی دنیا میں سب سے بڑی فاتح قوم بن گئی ہے۔ مدینہ میں آیا۔ اور بظاہر مسلمانوں میں شامل ہوگیا۔ مدینہ میں اس کا آنا غیر معروف رنگ میں تھا۔ مگر اس نے دوران قیام میں اسلام میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی تدابیر سوچنی شروع کر دیں۔ اس کے مقابلہ میں انہی دنوں بصرہ میں ایک شخص حکیم بن جبلہ رہتا تھا۔ اس کا یہ طریق تھا۔ کہ اسلامی لشکر کے ساتھ شامل ہو جاتا۔ اور موقعہ پاکر ذمیوں کو لوٹ لیتا۔ کبھی کبھی اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرکے ڈاکہ زنی اختیار کرتا۔ جب اس کی شرارتیں بڑھ گئیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس اس کی خبریں پہونچیں۔ تو آپ نے گورنر بصرہ کو لکھا۔ کہ حکیم بن جبلہ کو بصرہ کے اندر نظر بند کر دیا جائے۔ اور حدود شہر میں سے اسے نکلنے نہ دیا جائے۔

عبداللہ بن سبا یہ سنکر مدینہ سے بصرہ پہونچا۔ اور اس نے حکیم بن جبلہ اور اسی قماش کے اور لوگوں سے مراسم پیدا کئے اور اس طرح ایک پارٹی بنا کر انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو ضعف پہونچانے کا تہیہ کرلیا۔ چونکہ کام کی ابتدا تھی۔ اور یہ آدمی ہوشیار تھا۔ اس لئے صاف صاف بات نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اشارہ کنایہ سے لوگوں کو فتنہ کی طرف بلاتا تھا۔ اور ساتھ ساتھ وعظ کا سلسلہ بھی جاری رکھتا تھا۔ تاکہ لوگوں میں اس کی عزت قائم رہے۔ اور وہ اس کی باتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اس شخص نے اور باتوں کے علاوہ لوگوں کو یہ کہنا بھی شروع کیا۔ کہ ہر رسول کا ایک وصی ہوتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصی حضرت علی ہیں۔ پھر اس نے لوگوں کو اس طرف مائل کرنا شروع کیا۔ کہ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اوروں کو خلیفہ بنا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی حق تلفی کی ہے۔ اب سب کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت علی رضؓ کی مدد کریں۔ اور موجودہ خلیفہ حضرت عثمان رضؓ کو معزول کر دیں۔ رفتہ رفتہ اس فتنہ کی خبر عبداللہ بن عامر کو جو بصرہ کے گورنر تھے۔ پہونچی۔ انہوں نے عبداللہ بن سبا کو بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو۔ اور یہاں کیوں آئے ہو؟ اس نے کہا۔ کہ میں یہودی مذہب کی کمزوریوں سے واقف ہو کر اسلام کی طرف متوجہ ہوا ہوں۔ اور یہاں آپ کی رعایا بن کر زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ عبداللہ بن عامر نے کہا۔ کہ مجھے تمہارے متعلق رپورٹیں پہونچ چکی ہیں۔ کہ تم لوگوں میں فتنہ برپا کر رہے ہو۔ اس لئے تم میرے علاقہ سے نکل جاؤ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"میرے نزدیک یہ سب سے پہلی سیاسی غلطی تھی۔ اگر والئے بصرہ بجائے اس کو جلاوطن کرنے کے اسے قید کر دیتا۔ اور اس پر الزام قائم کرتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ یہ فتنہ وہیں دبا رہتا۔" مگر عبداللہ بن عامر نے اسی قدر غنیمت سمجھا۔ اور اسے اپنے علاقہ سے نکال دیا۔ اس کا یہ نکالا جانا اس کے منشاء کے عین مطابق تھا۔ کیونکہ وہ تو اپنے گھر سے نکلا ہی اس ارادے سے تھا۔ کہ تمام عالم اسلامی میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکائے۔ عبداللہ بن سبا اس سے قبل بصرہ۔ کوفہ۔ دمشق اور فسطاط کا دورہ کر چکا تھا۔ اور اس نے یہ وطیرہ اختیار کیا تھا۔ کہ ایسے لوگوں کو تلاش کرتا۔ جو سزا یافتہ ہوتے اور انہی کے ہاں ٹھہرتا۔ پس چونکہ وہ اس سے قبل دورہ کرکے ایسے لوگوں کا علم حاصل کر چکا تھا۔ جن کے ذریعہ وہ فتنہ کی آگ کو ہوا دے سکتا۔ اس لئے جب عبداللہ بن عامر نے اسے بصرہ سے نکالا۔ تو وہ اپنے شریک کار لوگوں کو وہیں چھوڑ کر کوفہ چل دیا۔ اور وہاں پہونچ کر پھر اس نے وہی کارروائی شروع کر دی۔ جو اس نے بصرہ میں شروع کی تھی جب کوفہ میں عبداللہ بن سبا کے پھیلائے ہوئے خیالات کا چرچا ہوا۔ تو سعید بن العاص والئے کوفہ نے اسے بلایا۔ اور ڈانٹا۔ وہاں کے سمجھدار اور دور اندیش آدمیوں نے بھی اسے ایک مشتبہ آدمی سمجھا۔ اور بالآخر وہاں سے بھی نکل کر وہ شام کی طرف گیا۔ کوفہ میں بھی اسی سیاسی غلطی کا اسلامی گورنر نے ارتکاب کیا۔ جس کا بصرہ کے گورنر نے ارتکاب کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں بھی وہ اپنی شرارت کا بیج بو گیا جو بعد میں بہت بڑا درخت بن گیا۔ کوفہ سے نکل کر وہ شام کی طرف گیا۔ مگر وہاں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایسی عمدگی سے نظام حکومت قائم کیا ہوا تھا۔ کہ وہاں اسے اپنے فتنہ کو پھیلانے کا موقعہ نہ مل سکا۔ اور نہ ایسے لوگ اسے میسر آئے۔ جن کو اپنا قائم مقام بنا سکے۔ پس شام سے اس نے مصر کا رخ کیا۔ یہ مقام اسلامی دارالخلافہ سے بہت دور تھا۔ اور اس وجہ سے یہاں صحابہ رضؓ کی آمد و رفت اس کثرت سے نہ تھی۔ جس کثرت سے دوسرے مقامات پر تھی۔ اس بُعد کی وجہ سے یہاں کے لوگ دین سے نسبتاً کم تعلق رکھتے تھے۔ اور فتنہ میں حصہ لینے کے لئے زیادہ تیار تھے۔ یہاں عبداللہ بن سبا نے اپنے سابقہ تجربہ سے فائدہ اٹھا کر زیادہ احتیاط کے ساتھ کام شروع کیا۔

عبداللہ بن سعد جو گورنر مصر تھے ان کی نسبت مصریوں اور وہاں کے مقیم عربوں کو بہت سی شکایات تھیں اس سے فائدہ اٹھا کر یہاں سے عبداللہ بن سبا نے اپنے بصرہ اور کوفہ کے دوستوں سے خط و کتابت کی۔ اور ایک مقررہ نظام کے ماتحت مصر۔ کوفہ اور بصرہ سے وہاں کے گورنروں کی شکائتیں مدینہ میں رہنے والے لوگوں کے پاس پہونچانی شروع کر دیں۔ اور اس بارے میں خطوط کا ایک تسلسل شروع ہوگیا۔ اس کے علاوہ بصرہ والوں کے پاس کوفہ اور مصر سے خطوط پہونچتے۔ کہ یہاں کے گورنروں نے ظلم پر کمر باندھ رکھی ہے۔ اور بصرہ اور کوفہ سے مصر والوں کے پاس اور بصرہ و مصر اور دمشق سے کوفہ والوں کے پاس۔ اور چونکہ کسی جگہ بھی عاملوں اور گورنروں کے ہاتھ سے رعایا پر ظلم نہ ہوتا تھا۔ اس لئے ہر جگہ کے آدمیوں نے یہ سمجھا۔ کہ ہم سے زیادہ اور تمام صوبوں میں ظلم و تشدد اور بے انصافی روا رکھی جا رہی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق یہ مشہور کیا جانے لگا۔ کہ آپ نعوذ باللہ ظالمانہ طور پر اپنے گورنروں کو ان عہدوں پر بحال رکھتے۔ اور انہیں معزول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

غرض سب بلاد میں شرارت کے مرکز قائم ہوگئے۔ اور ابن السوداء نے ان تمام لوگوں کو جو سزا یافتہ تھے یا کسی اور سبب سے اسلامی نظام سے شکایت رکھتے تھے۔ اپنے ساتھ ملانا شروع کیا۔ وہ ہر ایک کے مذاق کے مطابق اس سے گفتگو کرتا۔ تاکہ اس کی ہمدردی حاصل ہو جائے۔ مدینہ اور شام اس شرارت سے پاک تھے۔ لیکن بصرہ۔ کوفہ۔ اور مصر تین مقامات میں یہ مواد تیار ہونے لگا۔ گو اس فتنہ کا اصل مرکز مصر تھا۔ اور عبداللہ بن سبا جو بعد میں مصری کہلانے لگ گیا تھا۔ وہی اس تمام فتنہ کی روح رواں تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی کشش

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی بیعت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے سچے خلفاء کی نصرت اور تائید فرمائے گا۔ اور ان کے دین کو دنیا میں تمکنت اور شان وشوکت عطا کرے گا۔ اور جو لوگ خدا کے ان راستبازوں کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ وہ فاسق ہوں گے اور اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس قانون کا مشاہدہ ہم آج اپنی آنکھوں سے خلافت احمدیہ میں دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہ کس طرح اپنی قائم کردہ خلافت کی تائید اور نصرت فرما رہا ہے اور ایک چھوٹی سی بے سروسامان جماعت کو تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ سے تمکنت عطا کر رہا ہے۔ اور اس کی خلافت حقہ کے زیر سایہ جماعت ہر رنگ میں ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔ ظاہری اور دنیوی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ اس کی شان وشوکت کو بڑھا رہا ہے۔ اور اس کی تعداد خدا کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی کے مصداق کے ماتحت بڑھ رہی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں یہ ترقیات نمایاں طور پر نظر آ رہی ہیں۔ اور پچیس سال کے مختصر عرصہ میں حضور کی قیادت میں جماعت نے ایسی شاندار ترقی کی ہے۔ کہ تمام لوگ اسے حیرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ غیر مبایعین جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت سے کٹ کر علیحدہ ہو گئے تھے۔ اور جن کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ جماعت کی کثرت ان کے ساتھ ہے۔ اور حضرت امیر المومنین اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے اور آپ کی جماعت ترقی کرنے سے رک جائے گی۔ وہ بھی آج حیرت اور حسرت سے آپ کی ترقیات کو دیکھ کر دم بخود ہیں۔ انہوں نے ہر ممکن طریق سے جماعت احمدیہ کی مخالفت کی۔ اس کے شدید ترین معاندین کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور ان کو ضرورت کے وقت امداد دی اسی طرح منافقین اور مخرجین کے ساتھ ہر رنگ میں ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور ان کو آلہ کار بنا کر فتنہ کو بڑھانے کی کوشش کی۔ مگر وہ خدا جس نے پہلے سے وعدہ دیا ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے خلفاء کی مدد کیا کرے گا۔ اور انہی کی صداقت دنیا میں پھیلے گی۔ اور ان کے دشمن اپنے منصوبوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ بلکہ تباہ و برباد ہوں گے اس طاقتور اور توانا خدا نے ان کی سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ جماعت احمدیہ اپنے محبوب امام کی اقتدا میں خدا کے فضل سے بڑھتی ہی چلی گئی۔ اور مخالفین ہر موقعہ پر نامراد ہی رہے۔ غیر مبایعین کی تعداد بھی بہت کم ہو گئی۔ اور وہ چند ہزار تک محدود ہو کر رہ گئے۔ ان میں سے بہت سے سرکردہ لوگ آہستہ آہستہ صداقت کو دیکھتے ہوئے خلافت کے زیر سایہ آ گئے۔ چنانچہ احباب اس خوشخبری کو پڑھ چکے ہوں گے۔ کہ مورخہ ۲۲ ماہ حال کو جناب مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری نے بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لی ہے۔ اور برسوں کا بچھڑا ہوا بزرگ انسان پھر جماعت میں شامل ہو گیا ہے۔

جناب مولوی غلام حسن خان صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے خسر ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی پوزیشن رکھتے تھے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے ممبر تھے۔ لیکن خلافت کے قیام پر جب اختلاف ہوا۔ تو آپ غیر مبایعین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اس کے بعد ایک لمبے عرصہ تک آپ ان کے ساتھ رہے۔ اور وہاں پر بھی آپ ایک سرکردہ اور خاص نمائندہ تھے۔ لیکن غیر مبایعین چونکہ صداقت سے بے بہرہ تھے۔ اس لئے آپ کو وہاں پر اطمینان قلب حاصل نہ ہو سکا۔ اور آخر کار ان سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور پھر قریباً ایک سال کے بعد خلافت جوبلی کے مبارک جلسہ پر آپ قادیان تشریف لائے۔ اور یہاں پر خلافت کے تازہ انوار اور اس کی زندہ برکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی کشش نے آپ کو بیعت کرنے پر مجبور کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی یہ بڑی خواہش رہتی تھی۔ کہ کسی طرح خان بہادر صاحب موصوف دوبارہ جماعت میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ حال ہی میں جب آپ نے خلافت جوبلی کے موقعہ پر ایک لطیف تصنیف "سلسلہ احمدیہ" کے نام سے رقم فرمائی۔ تو اس میں صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کی فہرست بھی درج کی تھی۔ اس فہرست میں جب خان بہادر صاحب کا نام آیا۔ تو اس کے سامنے حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ الفاظ درج فرمائے "یہ بزرگ خاکسار مؤلف رسالہ ہذا کے خسر ہیں۔ اور گو اب تک خلافت کے خلاف ہیں۔ مگر منکرین خلافت کی پارٹی سے الگ ہو چکے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جلد ہدایت دیکر ادھر لے آئے"۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو بہت جلد قبول فرما لیا۔ اللہ تعالیٰ دوسرے افراد خاندان کو بھی بیعت خلافت کی توفیق عطا کرے آمین۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

بقایا دار اصحاب کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ منعقدہ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے بموجب بقایا دار اصحاب نہ تو عہدہ دار ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی مجلس مشاورت کے نمائندہ مقرر کئے جا سکتے ہیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ آئندہ مجلس مشاورت کے لئے کوئی ایسا نمائندہ منتخب نہ کریں جو بقایا دار ہو۔ بقایا دار کی تعریف نظارت ہذا کی طرف سے یہ کی گئی ہے۔ کہ شہری جماعتوں کے اصحاب کا تین ماہ اور زمیندار جماعتوں کا چھ ماہ سے زائد بقایا ہو۔

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء کے لئے سیکرٹری مال جماعت مقامی کا اس قسم کا سارٹیفکیٹ لانا ضروری ہوگا۔ کہ جو نمائندہ شمولیت کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ وہ بقایا دار نہیں۔ یا کہ اس نے دفتر ہذا سے ادائیگی بقایا کے لئے مہلت حاصل کی ہے۔ اور اگر سیکرٹری مال نمائندہ منتخب ہو کر آئے تو اسے اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کا سارٹیفکیٹ ہمراہ لانا چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

روس میں سوشلزم اور لامذہبیت کی ناکامی

روس کے سوشلزم کا کھوکھلا پن کئی رنگوں میں ظاہر ہو چکا ہے۔ فنلینڈ پر روسی حملہ کے سلسلہ میں یہ قطعی طور پر ظاہر ہو چکا ہے کہ اہل روس کے اندر نہ کوئی ڈسپلن ہے اور نہ ٹریننگ۔ نہ کوئی جذبہ حب الوطنی ہے۔ اور نہ روح ایثار و قربانی یا جوش عمل۔ سب چیزیں جو قومی زندگی کے لئے ضروری ہیں مفقود اور غائب ہیں۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو سوشلزم کے سامنے نہ کوئی بلند و بالا مقصد ہے اور نہ کوئی شاندار غرض و غایت۔ اس کی بنیاد نہایت ہی ادنے خیالات اور اصول پر رکھی گئی ہے۔ یعنی سب کے لئے روٹی مہیا کرنا حکومت یا سوسائٹی کا فرض ہے۔ اور اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جو صورت تجویز کی گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ دل لگا کر محنت کرنے کی عادت جاتی رہی ہے۔ جب ہر ایک کو صرف روٹی ملتی ہے۔ اور وہ بھی ایک ہی قسم کی۔ تو کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ اپنے آپ کو زیادہ مشقت میں ڈالے۔ دماغ سوزی کرے۔ اپنے آرام و راحت کے اوقات ریسرچ علمی موشگافیوں اور علمی تجربات میں ضائع کرے۔ اور جان کو خطرات میں ڈالے۔ اس نظام کو عملی صورت دینے میں جن لوگوں کے وجود کو روک سمجھا گیا۔ انہیں نہایت بے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ہزاروں قابل اور فاضل ہمدردان ملک جو اس لغویت کے نفاذ کے خلاف تھے۔ انتہائی قساوت قلبی سے قتل کرا دیئے گئے۔ اور اس کے نتائج آج ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ جبکہ عملی طور پر یہ ظاہر ہوا ہے۔ کہ روس کی فوجی طاقت جس کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا۔ ایک بے پناہ ہجوم ہے جس کے اندر جنگی صلاحیت اور قابلیت بالکل نہیں۔

اس کے ساتھ ہی روسی سوشلزم کا ایک نمایاں پہلو لامذہبیت ہے۔ اس کے ارباب حل و عقد یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ مذہب سوسائٹی کے اقتصادی اور معاشرتی نقصان کا موجب ہے۔ اس سے قوت عمل کمزور ہو جاتی ہے مذہب انسان کو سوسائٹی کے لئے اپنا فرض ادا کرنے سے روکتا ہے۔ خدا کا تصور انسانی سوسائٹی کی خرابیوں کا موجب اور سرمایہ داروں کا پیدا کردہ خیال ہے۔ جس کا مقصد محض یہ ہے۔ کہ غریبوں کو انقلابی تحاریک سے باز رکھا جا سکے۔ مذہب انسان کے جذبۂ انقلاب کو سرد کر دیتا ہے۔ مذہب کے نتیجہ میں انسان اپنی انفرادی زندگی کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ کام اور محنت کو اپنی شخصی چیز سمجھنے لگتا ہے۔ مرد عورت کو اپنا رفیق نہیں سمجھتا۔ اور انسان کے اندر غلامی روح پیدا ہو جاتی ہے۔

ان تمام مفروضہ نقائص سے سوسائٹی کو محفوظ رکھنے کے لئے سوویٹ روس نے لامذہبیت کی اشاعت کو اپنے پروگرام میں نمایاں جگہ دے رکھی ہے بچوں کو سکولوں میں ہی لامذہبیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور بالغوں کو بھی مذہب سے دور رکھنے کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات موجود ہیں۔ اور اس تحریک کو سرکاری طور پر باقاعدگی اور انتظام کے ساتھ چلایا جاتا ہے حال میں روسی مزدوروں کے لئے اشتراکی تعلیم کے انتظامات کرنیوالی مجلس نے اپنا اٹھارواں سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں یہ قرار پایا۔ کہ ملک کے ہر گوشہ سے مذہب کو خارج کرنے کے لئے پورا زور لگایا جائے۔ لامذہبیت کو فروغ دینے کے لئے تمام روسی اخبارات پابند ہیں۔ کہ اس کا پروپیگنڈا کرتے رہیں۔

لیکن مذہب کوئی ایسی چیز نہیں جس کا تعلق بیرونی حوادث اور فضاء سے ہی مخصوص ہو بے شک انسان کا ماحول بھی اس پر ضرور اثر انداز ہوتا ہے لیکن حقیقتاً مذہبیت انسانی فطرت میں داخل ہے۔ ہر روح اپنے خالق سے ملنے کے لئے بے قرار ہے۔ اور دیکھا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والے بھی بعض اوقات کسی بے اختیاری جذبہ کے ماتحت اپنے خالق کو پکارنے لگ جاتے ہیں۔ مذہب دراصل انسانی تمدن کا ایک ایسا جزو ہے۔ جس کے بغیر چارہ نہیں۔ انسان کو اس زندگی میں اپنے لئے کوئی نہ کوئی رستہ اختیار کرنا ضروری ہے اور انسانیت کا تقدس و احترام قائم ہی اس صورت میں رہ سکتا ہے کہ انسان اس ضابطہ پر عمل پیرا ہو۔ جسے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ یقین کرے۔ مذہبیت کے انسانی فطرت کے ساتھ گہرے تعلق اور رشتہ کا اس وقت ایک نہایت واضح اور بین ثبوت ہم یہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ روس میں بھی لامذہبیت کو ترقی حاصل نہیں ہوئی۔ اور اس قدر زور لگانے کے باوجود یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکا چنانچہ روس کی کمیونسٹ پارٹی کا سرکاری اخبار "پرداد" لکھتا ہے "بچوں کو لامذہبیت کی تعلیم دینے میں سکول عام طور پر قاصر رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے، کہ بعض بچے جب سکول چھوڑتے ہیں۔ تو ان کے دل و دماغ مذہبی خیالات سے شرابور ہوتے ہیں"۔

پھر لکھتا ہے۔ "حکومت کو افسوس ہے۔ کہ اخبارات نے ابھی تک اس امر کا احساس نہیں کیا۔ کہ لامذہبیت کی تحریک ایک سرکاری تحریک ہے یہی وجہ ہے کہ ایک سرکاری اندازہ کے مطابق ۱۹۳۹ء کے نصف اول میں کمیونسٹ پارٹی کے ۴۳ اخبارات میں سے ایک میں بھی مذہب کے خلاف پروپیگنڈا کا ذکر نہیں تھا"۔

یہ لامذہبیت کی ناکامی کا کھلا اعتراف ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ سوشلزم کی اس قدر واضح اور کامل ناکامی کے باوجود ہندوستان میں اس کے فدائیوں کی عقیدت میں کوئی کمی نہیں آ رہی۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے حال میں اخبار نیشنل ہیرلڈ میں ایک مضمون رقم فرمایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "روس نے فنلینڈ پر حملہ کر کے دنیا بھر کے سوشلسٹ خیالات رکھنے والوں کی ہمدردی ضائع کر دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں سوسائٹی کے اس نظام سے بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔ جو روس میں قائم ہوا۔ اور جس کے لئے ہم سب ترس رہے ہیں۔ یعنی لامذہبیت"۔

ایک قابل ڈاکٹر کی ضرورت

نور ہاسپٹل قادیان کے لئے ایک نہایت قابل و محنتی دیندار متحمل مزاج مخلص سب چارج کی ضرورت ہے۔ جو دوست قادیان کی رہائش سے فائدہ اٹھانا۔ اور طبی خدمت کا ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ اپنی درخواستیں مع نقول اسناد و سرٹیفکیٹ وغیرہ ناظر امور عامہ کے نام بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

باب التقریظ والانتقاد

کتاب "فضلِ عمر"

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب - ایم اے)

جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر مکرمی صوفی عبد القدیر صاحب نے ایک کتاب "فضلِ عمر" انگریزی زبان میں لکھ کر شائع کی ہے۔ یہ کتاب گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سوانح عمری ہے۔ جس میں سلسلہ کے مختصر حالات کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ابتدائی زندگی کے حالات۔ خلافت کے سوال پر غیر مبائعین کے فتنہ کی تاریخ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے زمانہ خلافت کے حالات پر بہت دلچسپ رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ میں نے اس کتاب کا بیشتر حصہ دیکھا ہے۔ زبان کی خوبی کے علاوہ اس کا طرزِ بیان نہایت مؤثر اور دلکش ہے اور ہر واقعہ سند کے ساتھ ساتھ صحیح صحیح صورت میں درج کیا گیا ہے۔ صوفی صاحب پیدائشی احمدی ہونے کے علاوہ ایک ایسے بزرگ باپ کے فرزند ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص صحابیوں میں سے تھے اور خود صوفی صاحب بھی کافی عرصہ تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سکرٹری رہ چکے ہیں۔ اس لئے ان کے معلومات بہت اچھے اور طرزِ بیان نہایت عمدہ ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ کتاب ان تصانیف میں سے ہے جن کی بکثرت اشاعت تبلیغ کے لئے اور خصوصاً فتنہ غیر مبائعین کے انسداد کے لئے بہت مفید ہو سکتی ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں میں بھی اسے کثرت کے ساتھ پھیلائیں۔

اس ریویو کی تحریک میرے دل میں خود بخود ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے یہ چند حروف رسمی رنگ میں نہیں لکھے۔ بلکہ دوستوں کے حقیقی فائدہ کے خیال سے لکھے ہیں۔

وصیۃ الرسول

مولوی ابو الفضل محمود صاحب نے اس اشتہار کا بلاک بنوا لیا ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے متعلق شائع فرمایا تھا۔ بلاک بہت خوبصورت ہے۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ ہر احمدی اس حدیث کو شائع کرے اور دوسرے لوگوں تک پہنچائے

اب ہر دوست کو مناسب ہے کہ جس قدر اشتہاروں کی ان کو ضرورت ہو وہ ابو الفضل صاحب سے منگالیں۔ ایک طرف اردو کا اشتہار ہے دوسری طرف انگریزی کا ترجمہ۔ قیمت ۳ؔ روپے فی ہزار ہے۔ اور جو صاحب اپنا نام بھی چھپوانا چاہیں ان کو کم از کم ایک ہزار اشتہار خریدنا پڑے گا اور ایک روپیہ مزید اپنا نام چھپوانے کے لئے دینا ہو گا۔ بہ نسبت خود چھپوانے کے یہ حد درجہ سستا ہے فوراً آرڈر بھیج دیں۔ روپیہ بہرحال پیشگی آنا چاہیئے۔ پیکنگ اور محصول علاوہ۔ اس حدیث کی تفصیل کے لئے ۱۹ ماہ جنوری کا خطبہ مندرجہ الفضل ملاحظہ فرمائیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کا پتہ

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال۔ سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں ان کا پتہ معرفت پوسٹ ماسٹر کراچی ہو گا۔ ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء کو وہ احمد آباد آجائیں گے۔ اس وقت ان کا پتہ احمد آباد ڈاکخانہ بنی سر روڈ۔ سندھ ہو گا۔

(اجوائنٹ ناظر بیت المال)

جماعت احمدیہ دہلی کو نمازِ عید الاضحیٰ

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی

نماز عید الاضحیٰ امسال حسب معمول روشن آرا باغ میں ادا کی گئی۔ خطبہ میں فلسفہ قربانی اور عید بیان فرماتے ہوئے آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا۔ کہ حقیقی عید اسی انسان کی ہے جس کو اللہ تعالےٰ کی دید یعنی وصال میسر ہو۔ اگر یہ نہیں تو اس انسان کی حقیقی عید نہیں ہے۔ اچھے کپڑے پہن کر قربانی وغیرہ کر کے انسان رسمی عید منا لے تو بات ہے۔ ورنہ یہ عید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے انہوں نے حقیقی طور پر اپنے نفس کی قربانی کی۔ اور اپنی نسل کی بھی قربانی کی۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں بھی اپنا قرب عطا کیا۔ اور ان کی اولاد کو بھی اپنے قرب سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح ہمیں بھی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا کی راہوں پر چلیں۔ اور پھر ان پر استقامت اختیار کریں۔ جو شخص دوام اختیار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ جلد یا بدیر کبھی نہ کبھی اسے اپنے قرب سے ضرور نوازے گا۔ اگر فرض کرو اس دنیا میں سے اللہ تعالیٰ کا قرب نہ بھی نصیب ہو تب بھی ایک وقت آجائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے اپنا قرب اگلے جہان میں عطا فرمائیگا اور اس کی عید ہو جائے گی اللہ تعالےٰ نیتوں کو دیکھتا ہے۔ اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق اپنا اجر پائے گا۔

اس کے علاوہ اپنے تمام احباب کو اور خاص کر نوجوانوں کو اور بھی بہت سی نصائح فرمائیں۔ نیز آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع کی وصیت کو یاد دلایا جو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جلسہ پر سنائی اور آگے ہر ایک کو سنانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ سو حضور کے فرمان کے بموجب ہر ایک احمدی کو کم از کم سال میں ایک احمدی بنانے اور ٹرکی کے زلزلہ فنڈ میں حصہ لینے اور جوبلی فنڈ کے وعدوں کو پورا کرنے کی تاکید فرمائی۔ خاکسار:- شیخ غلام حسنین سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

دیہاتی مدرسین کی ضرورت

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کو ملحوظ رکھتے ہوئے شدت کے ساتھ یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ کہ جماعت کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اور احمدی نوجوانوں اور بچوں کو ابتداء ہی سے احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے اور ان میں تقویٰ و طہارت اور دیانت و امانت کی روح پیدا کرنے کا انتظام کیا جائے

اس ضرورت کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جو دیہاتی مدرسین کی سکیم تجویز فرمائی ہے۔ نہایت ہی اہم اور ضروری ہے۔ لہٰذا احباب جماعت کو خصوصاً نوجوانوں کو جو کم از کم انگریزی مڈل پاس ہوں شادی شدہ ہوں۔ اور زمیندارہ کام سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ اپنے آپ کو فوراً پیش کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کو ملاقات کے لئے بلایا جا سکے۔ اور اس طرح سے جماعت کی تربیت اور ترقی کے لئے کوشش کرنے والوں میں شریک ہونے کے قابل بن سکیں۔

(انچارج تحریک جدید)

وصیتیں

نمبر ۵۵۱۳ منکہ بشیر بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد عطاء اللہ صاحب عمر ۲۳ سال قوم رہتیر تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن آدورلئے حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ چوڑیاں طلائی قیمتی ۱۰۰/۰ روپے کڑے طلائی قیمتی سوا سو روپیہ گلوبند طلائی قیمتی یکصد پچاس روپیہ کلپ قیمتی بیس روپے کل قیمت ۱۹۵/۰ روپے اور ایک مکان واقعہ محلہ دارالعلوم قیمتی ۲۵۰۰/۰ اور مہر مبلغ ۵۰۰/۰ بذمہ خاوند ہے ۔ یعنی کل ۳۶۹۵/۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد جو جائیداد بھی میری ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد بشیر بیگم ۔ گواہ شد محمد عطاء اللہ خاوند موصیہ گواہ شد اکبر علی بقلم خود ۔

نمبر ۵۵۱۴ قریشی محمد حسین ولد محمد نواز صاحب قوم قریشی پیشہ مشین مین عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن سنور ڈاک خانہ خاص ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ ایک مکان پختہ واقعہ قصبہ سنور قیمتی تین صد روپیہ اور دو انجن موضع کرنالی ریاست پٹیالہ اسوقت لگے ہوئے ہیں جن کی قیمت اندازاً سات سو روپیہ ہے ۔ یہ کل جائیداد ایک ہزار روپیہ کی ہے ۔ اس میں سے میں نے دو صد روپیہ اپنی اہلیہ کو دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے ۔ باقی مبلغ ۸۰۰/۰ روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ نیز میں اپنی آمد کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ جو اسوقت اندازاً پندرہ روپے ماہوار ہے ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد اس کے سوا ثابت ہو ۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ العبد قریشی محمد حسین بقلم خود گواہ شد بشیر احمد ولد محمد حسین گواہ شد علی احمد مہاجر گواہ شد مہدی حسن خان ذیلدار سنور امیر جماعت احمدیہ ۔

نمبر ۵۵۲۲ منکہ سید محمد شاہ ولد سید رمضان شاہ قوم سید گورنمنٹ پنشنر عمر قریباً ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن شاہ مسکین ڈاک خانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اسوقت جائیداد اراضی قریباً بارہ گھماؤں ہے ۔ جس کی قیمت موجودہ شرح کے مطابق قریباً ایک ہزار روپیہ ہے اور مبلغ ۳۱/۱۰ ماہوار گورنمنٹ کی طرف سے پنشن ملتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ میری موت کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی ۔ العبد سید محمد شاہ گواہ شد سید ولایت شاہ احمدی امیر جماعت احمدیہ ۔ گواہ شد محمد یعقوب ڈرائینگ ماسٹر ٹی ۔ آئی ہائی سکول قادیان ۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں ۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے ۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے ۔ سو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے ۔ کہ حاجت مند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں ۔ والسلام خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۴ جنوری پیرس ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ شب جرمنی میں لوہے کے سب سے بڑے کارخانہ یعنی جرمن سٹیل ورکس میں جو بوہریا میں واقع ہے۔ آگ لگ گئی - ۳۶ گھنٹے گذر چکے ہیں۔ مگر تاحال اس پر قابو نہیں پایا جا سکا کارخانہ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو چکا ہے۔ کئی کروڑ مارکس کی مالیت کا لوہا ضائع ہو چکا ہے۔ خفیہ پولیس نے اس الزام میں ٹریڈ یونین کے بہت سے سابق کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

آج مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ لوکارنو پیکٹ کے ماتحت حکومت برطانیہ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر بغیر کسی معقول وجہ کے جرمنی نے بیلجیم پر حملہ کیا۔ تو برطانیہ اس کی مدد کرے گا ۱۹۳۹ء میں اس معاہدہ کی تجدید کی گئی تھی۔ اس وقت حکومت برطانیہ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ اگر اس کی نوبت آئی۔ تو امداد کی صورت کیا ہوگی

آج تین جرمن ہوائی جہازوں نے شٹ لینڈ (سکاٹ لینڈ) پر پرواز کی اور کچھ بم بھی گرائے۔ نصف گھنٹہ تک ہوائی حملہ کا الارم جاری رہا۔ برطانوی جہازوں نے بھی مقابلہ کے لئے پرواز کی مگر جرمن جہاز غائب ہو گئے۔

بمبئی ۲۴ جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے حکومت اور کانگرس کے مابین سمجھوتہ کی گفت و شنید پر شدید نکتہ چینی کی۔ اور کہا۔ کہ اگر یہ سمجھوتہ ہو گیا تو فارورڈ بلاک حکومت اور کانگرس دونوں کی مخالفت کرے گا۔ بلکہ دونوں کے خلاف سول نافرمانی سے بھی گریز نہیں کریگا

لنڈن ۲۴ جنوری۔ اٹلی سے ڈیڑھ سو بمبار طیارے اور دیکھ بھال کرنے والے ہوائی جہاز فن لینڈ پہنچ چکے ہیں۔ اور لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ اطالوی ہوا بازفنوں کو ہوا بازی کی ٹریننگ بھی دے رہے ہیں

ٹوکیو ۲۴ جنوری۔ ایک جاپانی جہاز سے اکیس جرمنوں کو برطانیہ نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس کی خبر پہلے شائع ہو چکی ہے۔ آج جاپان کے وزیر خارجہ نے برطانوی سفیر کو باقاعدہ یہ اطلاع دیدی ہے۔ کہ بہتر ہے برطانیہ ان جرمنوں کو جاپانی دفتر خارجہ کے حوالہ کر دے۔ ورنہ جاپان گورنمنٹ مجبور ہوگی۔ کہ اس نے جو قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ اٹھا سکے۔ جاپانی وزارت نے دفتر خارجہ کے اس اقدام کی تصدیق کر دی ہے جاپانی وزیر خارجہ نے برطانوی سفیر سے یہ بھی کہا کہ اگر پھر ایسا واقعہ ہوا - تو برطانیہ اور جاپان کے تعلقات پر شدید اثر پڑیگا

برلن ۲۵ جنوری۔ منچوریا کا نمائندہ مسٹر آئی کاوا جرمنی کے تجارتی حلقوں سے گفتگو کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ برلن ریڈیو کے ایک نمائندہ سے انہوں نے کہا کہ منچوریا میں لوہے اور کوئلے کی صنعت ابتدائی حالت میں ہے۔ جسے ترقی دینے کے لئے جرمنی نے طرح طرح کی مشینیں مہیا کی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں منچوریا جرمنی کو توریا۔ تل اور دوسرے تیل نکالنے والے بیج بھیجے گا اور جرمنی کے ساتھ تجارت وسیع پیمانہ پر پھیلائے گا۔

برلن ۲۵ جنوری۔ مغربی مورچہ پر آج کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ جرمن ہوائی جہازوں کے دستے اڑتے رہے

برلن ۲۵ جنوری۔ آج ہر ہٹلر نے ۷ ہزار جنگ میں شریک ہونے والے نان کمیشن افسروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ جنگ جرمن قوم کی زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

پشاور ۲۴ جنوری۔ شاہ افغانستان نے تیسری افغان پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ نئی پارلیمنٹ کے لئے جدید انتخابات عمل میں لائے جائیں۔

استنبول ۲۴ جنوری۔ ترکی کے وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ترکی اور جرمنی کے مابین ایک تجارتی معاہدہ پر عنقریب دستخط ہو جائیں گے۔ اس کی رو سے دونوں ملکوں کے مابین تجارت ۱۵ لاکھ پونڈ سے زیادہ مالیت کی نہ ہو سکے گی اس معاہدہ کے نفاذ پذیر رہنے کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی۔

دہلی ۲۴ جنوری۔ حکومت ہند اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کہ ایک ایک روپیہ کے کرنسی نوٹ جاری کئے جائیں۔ گذشتہ جنگ میں یہ جاری کئے گئے تھے۔ مگر بعد میں بند کر دیئے گئے۔

دہلی ۲۴ جنوری۔ مختلف اشیاء کے نرخوں پر کنٹرول کے سوال پر غور کرنے کے لئے صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کی کانفرنس آج کامرس ممبر حکومت ہند کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ حکومت پنجاب کے نمائندہ نے گندم اور روئی کے نرخوں پر کنٹرول کی شدید مخالفت کی - اور کہا کہ اس کے نتیجہ میں زمیندار منافع سے محروم ہو جائیں گے۔ بنگال کے نمائندہ نے جوٹ کے نرخوں پر کنٹرول کی مخالفت کی۔ سوت اور رنگوں کے نرخ پر کنٹرول کی سب نمائندوں نے تائید کی۔

ڈیرہ اسمعیل خان ۲۴ جنوری۔ لاہور میں پچھلے دنوں ڈیرہ اسمعیل خان کے ایک ہندو رئیس رائے بہادر لالہ بیلی رام کے قتل کے سلسلہ میں ایک ہندو پہلے گرفتار ہو چکا ہے۔ اب ایک اور ہندو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے قبضہ سے چند اہم دستاویز بھی برآمد ہوئی ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ آج محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک برطانوی کروزر ۱۷۵۰ ٹن وزنی پونے دو سو ملاحوں کے ساتھ غرق ہو گیا ہے۔ یہ علم نہیں ہو سکا۔ کہ سرنگ سے ٹکرا کر یا تارپیڈو لگنے سے۔ اس کے علاوہ ایک مچھلیاں پکڑنے والا جہاز بھی نو ملاحوں کے ساتھ سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا ہے۔

کلکتہ ۲۴ جنوری۔ جنگ کے خلاف لٹریچر شائع کرنے کے سلسلہ میں پولیس نے ایک سو کے قریب مکانات اور چھاپہ خانوں کی تلاشی لی - ایک پریس سے مرتب شدہ مسالہ بھی قبضہ میں کر لیا گیا۔ بعض اشخاص بھی حراست میں لے لئے گئے۔

دہلی ۲۴ جنوری۔ جنگ کے سلسلہ میں سنسر کا جو محکمہ کھولا گیا ہے۔ وہ پہلے پہل فوجی ہیڈ کوارٹرز کے ایک کمرہ میں کھولا گیا تھا۔ اب اس میں سینکڑوں آدمی کام کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے سولہ مقامات پر اس کے مرکز ہیں جن میں کم سے ۵۵ یورپین اور ایشیائی زبانوں میں لکھے ہوئے خطوط کی پڑتال کی جاتی ہے بعض خطوط سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ جرمنی ہندوستان سے روئی اور دیگر خام اشیاء حاصل کرنے کے لئے بے قرار ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ کل دار العوام میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ حکومت اب پارلیمنٹ کے مزید خفیہ سیشن منعقد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس لئے اب اس کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا جائیگا

روم ۲۴ جنوری۔ اٹلی کی وزارت خارجہ کے حلقوں میں یہ رائے عام طور پر ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ روس اور جرمنی کے اتحاد کے نتیجہ میں برلن اور روم کا محوری اتحاد جس کا مقصد یورپ کو بالشوازم کی لعنت سے پاک کرنا تھا ٹوٹ چکا ہے۔

شنگھائی ۲۴ جنوری۔ آج مارشل چیانگ کائی شیک نے چین سے ہمدردی رکھنے والے ممالک کے نام ایک اپیل شائع کی ہے۔ کہ جاپان کے خلاف چین کی امداد کریں۔ اس وقت جاپان چین میں سیاسی۔ اقتصادی۔ اور فوجی غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور یہاں ایک ایسی حکومت قائم کرنے کے درپے ہے۔ جو دراصل اس کی آلہ کار ہو۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ ٹوکیو میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک اور جاپانی جہاز کو جو سان فرانسسکو سے جاپان آرہا تھا۔ بحر الکاہل میں روک لیا گیا ہے وہاں کے کپتان نے وائرلیس کے ذریعہ جاپان کو اس کی اطلاع دی ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی